NC
www.novelsclubb.com
معمہ قتل
ناولز کلب
منزہ حسن
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

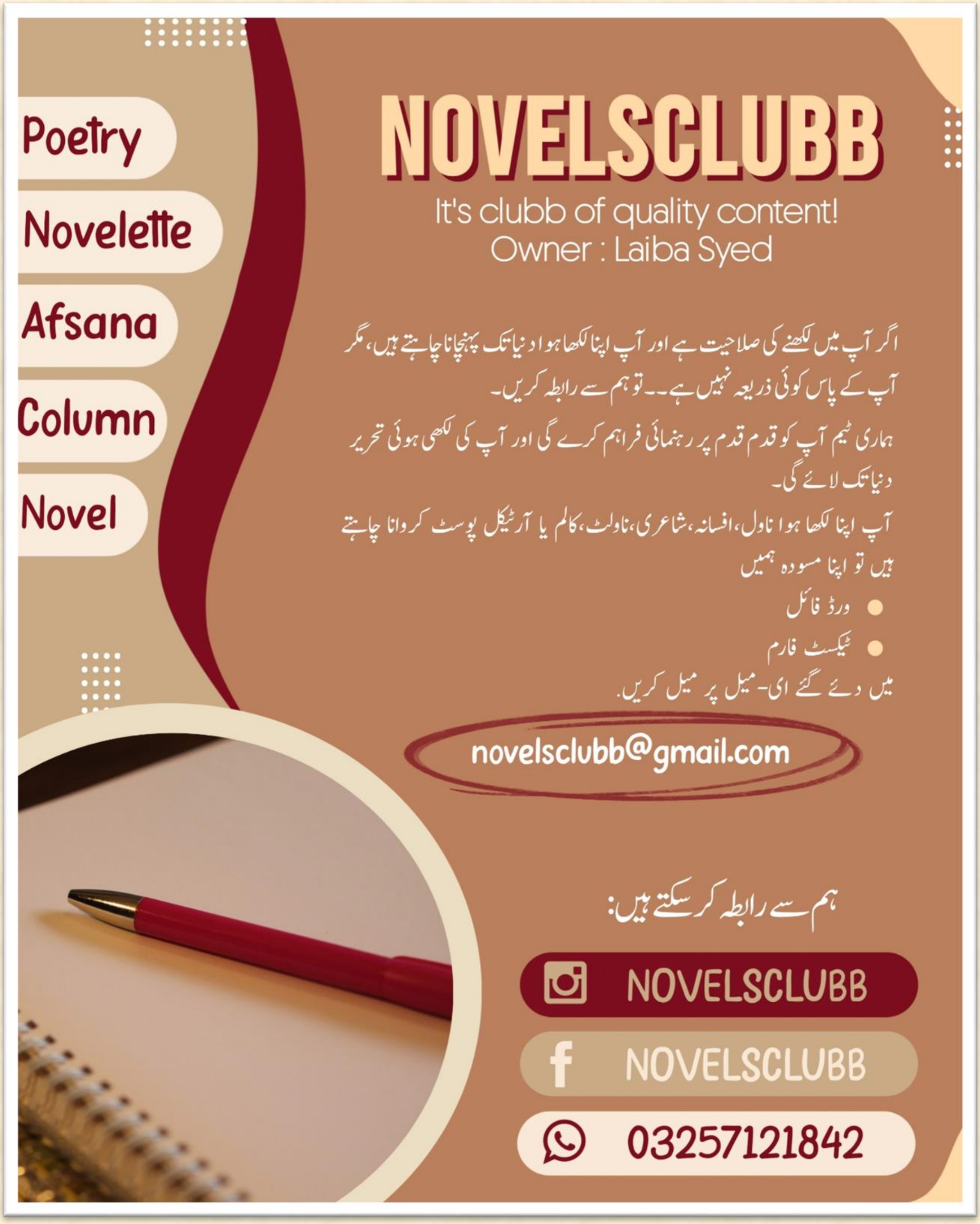

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

معمہ قتل

از قلم

منزہ حسن

Clubb of Quality Content!

معمۂ قتل باب سوم۔۔

رات کی تاریکی ہر چیز پر غالب تھی۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد لاؤنج میں سکون پھیلا تھا یشفہ قالین پر بیٹھے براق کے ساتھ پینٹنگ اسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھی۔۔ جبکہ تسنیم بیگم ساتھ صوفے پر نیم ٹیک لگائے کتاب کا مطالعہ کرنے میں محو تھیں۔۔

"ہم اس سنڈے بھی اوٹنگ پر نہیں جائینگے؟" تصویر میں رنگ بڑھتے براق نے سوال کیا۔

یشفہ نے ایک نظر تسنیم بیگم کو دیکھا پھر پوچھا۔

"تم جانا چاہتے ہو؟"۔۔

"ہمم"۔۔وہ اپنے کام میں مکمل مصروف تھا

"اوکے چلیں گے۔۔یہ بتاؤ اسکول کیسا رہا آج؟"۔۔وہ مسکراتے اس کے بال سہلاتے ایک بار پھر برش لیے رنگ کرنے لگی

براق نے ہاتھ روکے ایک نظر سامنے بیٹھی یشفہ کو دیکھا پھر اگلی نگاہ تسنیم بیگم پر ڈالی جو یشفہ کے سوال پر کتاب سے نظریں ہٹائے اسے ہی دیکھ رہیں تھیں۔

لمحوں کی خاموشی پر یشفہ نے نظریں اس جانب کی۔۔دونوں کے چہروں پر موجود خاموشی اسے متجسس کر گئی

"خیر ہیں سب ؟"۔اس نے پوچھا، مگر جواب صرف ایک خاموش مسکراہٹ میں دیا گیا۔ تسنیم بیگم نے کتاب بند کردی۔ چہرے پر وہی نرمی اور درد کی روشنی تھی جو براق کے اندر بھی کہیں چھپی تھی۔ وقت نے زخموں پر مرہم تو رکھا تھا، مگر نشان ابھی باقی تھے اور شاید رہنے بھی تھے، تاکہ محبت کی وہ لہر، جو ایک ننھے دل میں کبھی بہی تھی، ہمیشہ ان کے بیچ زندہ رہے۔

براق پھر سے رنگوں کی دنیا میں کھو چکا تھا جبکہ تسنیم بیگم کے اشارے پر یشفہ نے بات آگے نا بڑھنے دیا اب موضوع تبدیل ہو چکا تھا۔

"یشفہ تم نے سلیم سلطان سے ملنا تھا کیا ہوا اسکا؟"۔ان کی آواز میں تجسس کم اور فکر زیادہ تھی

"بہت کچھ معلوم ہوا مما۔۔آج واضح ہوا ہے کہ ضمیر کے سودا کرنا انسانوں کو کس قدر آسان لگتا ہے" وہ ان کے ساتھ صوفے پر آ بیٹھی، براق کا خیال کرتے آواز دھیمی تھی۔

"میری نہیں تو اپنے بابا کی بات مان لو مت پڑو اس دلدل میں۔۔آج فون آیا تھا ان کا تم سے بات کرنا چاہ رہے تھے میں نے جب سارا قصہ بیان کیا کہنے لگے تمہاری ان سے بات ضرور کرواؤ" خادمہ کے چائے پیش کرنے پر کتاب سائڈ پر رکھی۔۔

"میں رابطہ کرتی ہوں لیکن آپ جانتی ہیں ان سب کے بیچ حیران کن کیا ہے؟" لہجے میں اضطراب اتر آیا

"کیا؟"۔

"باسل" لفظی جواب نے تسنیم بیگم کے چہرے پر بھی شکنیں ڈال دی

"باسل کیوں؟"

"وہ ہابیل کا بالکل ساتھ نہیں دے رہا لیکن بس وہ چاہتا ہے کہ وہ بچ جائے، نا وہ مجھے تنہا چھوڑ رہا ہے کہ کہی ان سلطانی کرداروں سے مجھے کوئی تکلیف پہنچے۔۔ میں اس کے کردار کو اس سب کے بیچ سمجھ نہیں پا رہی" وہ ایک سوالیہ نشان پر رکی

"دونوں رشتے جب اہم ہو تو انسان کا فیصلہ مشکل ہو جاتا ہے۔ تم نے اسے کسی ایک کو چننے کا نہیں کہا؟" سوال پر یشفہ نے انکی جانب رخ کیا

"آج بات کی ہے"۔۔

"بس ٹھیک ہے اگر وہ عقل و دماغ سے فیصلہ لے گا تو ہابیل کو چنے گا جس طرف اسے فائدہ ہو گا۔۔ لیکن اگر وہ مخلص ہوا، دل سے سوچا، تو وہ تمہیں چنے گا حق کو، سچائی کو" وہ یشفہ کے وجود میں ایک سکون اتار گئی

ناول کلب Clubb of Quality Content

"تم مت الجھو پہلے اپنے بابا سے بات کرلو دیکھو وہ کیا کہتے ہیں" مسکراتے کہا

یشفہ نے ہامی بڑھتے اٹھی، براق کے سر پر بوسہ دیتے وہ فون اٹھائے بھاری قدموں سے اپنے

کمرے میں آگئی۔۔لاونج سے کمرے تک کا سفر اس کے ذہن کو کئی سوالات میں الجھا گیا

کمرے میں آتے داؤد غیلانی کا نمبر ملانے لگی۔۔کچھ دیر فون اٹھالیا گیا تھا۔

"بابا"۔۔ان کے سلام کرتے ہیں ایک آہ بھری پکار یشفہ کی منہ سے نکلی۔۔رسمی سلام و

احوال کے بعد انہوں نے یشفہ سے سوال کیا۔

"تم مطمئن ہو اس کیس کو لڑتے وقت؟"

"جی بابا میں طاقت کو ہارتے دیکھنا چاہتی ہو انصاف کے آگے اور مجھے پوری امید ہے یہ

ہوگا"۔۔وہ پراعتماد تھی

خدا تمہیں کامیاب کرے۔۔لیکن تم جانتی ہو نا یشفہ تمہاری شخصیت و عمر اور اس ملک کی

عدلیہ میں بہت فرق ہے"۔۔

"جی بابا جانتی ہوں"۔

"معلوم بھی ہوگا کہ اس ملک میں طاقت اور دولت وہ شمشیریں ہیں جو طوق میں بھی ہو تو

بہت تیز وار کرتی ہے" داؤد غیلانی کا لہجہ نرم تھا مگر بات واضح۔۔

"سلیم سلطان نہ صرف ان دونوں شمشیروں کا حامل ہے بلکہ وہ تو عزت وو قار پر مٹ مٹنے کا مجسمہ ہے۔۔اور تم بر وقت ان کے ان تینوں ستونوں پر وار کرنے کی راہ پر ہو "یشفہ نے ایک لمبی سانس لی پھر آہستگی سے بولی

"جانتی ہوں"۔۔

"زبردست مطلب مکمل ہوش میں ان سے لڑنے کا فیصلہ کیا ہے یہ بات اچھی لگی مجھے" لہجے میں فخر کی ایک لہر اٹھی

یشفہ نے سر جھکائے ایک لمحہ خاموشی اختیار کی، جیسے لفظوں کو تول رہی ہو۔ پھر دھیرے سے کہا،

"بابا، مجھے معلوم ہے کہ اس ملک میں طاقت تلوار ہے، دولت ڈھال ہے، اور رتبہ وہ قلعہ جسے گرانا آسان نہیں۔ مگر آپ جانتے ہیں میں ان میں سے کسی کے آگے سر نہیں جھکا سکتی اور نا میں جھکانا چاہتی ہوں۔"

"میں سچ کے ساتھ کھڑی ہوں، اور سچ کا بوجھ اٹھانے والوں کو کسی تلوار، کسی دولت، کسی خوف کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحے دونوں طرف خاموشی رہی،ایسی خاموشی جس میں لفظ نہیں،یقین بولتا تھا۔یشفہ کے لہجے میں وہ ٹھہراؤ تھا جو کسی کمزور دل میں نہیں ہوتا۔اس پل وہ صرف ایک بیٹی نہیں،ایک عہد بن گئی تھی،ایسا عہد جس نے کمزور لڑکی اور باہمت عورت کے بیچ کی لکیر مٹادی تھی۔وہ صنفِ نازک سے صنفِ آہن بن چکی تھی۔۔

"ٹھیک ہے پھر تم حوصلے بلند کرواور اپنی راستے پر منصف ہو کر چلتی رہو۔۔تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو۔"شاید اس لمحے اسے ایسے ہی کسی ہمت وسہارے کی ضرورت تھی ایک آنسو یشفہ کی آنکھوں سے بہنے لگا۔۔

"ٹھینکنس بابا"۔آواز روہانسی ہوئی

"مجھے کچھ معلوم کرنا تھا تم سے میں نے سنا ہے وہ منیر نیازی کا بیٹا سلیم سلطان کے بیٹے کا قریبی دوست ہے؟کیا واقع؟"آواز میں حیرت واضح تھی

"جی بابا باسل ہابیل کا دوست ہے"

"ہاں باسل منیر۔۔۔وہ تم سے نہیں ملا؟کیا کہتا ہے تمہارا ساتھ دے گا یا نہیں؟"نام پر توقف کے بعد سوال کیا

"اس بارے میں اس سے کوئی بات نہیں ہوئی"۔۔جو واضح بات نا کر پائی

"ٹھیک ہے اگلی بار تم مجھے اس کے بارے میں ضرور بتانا۔۔اس کیس سے متعلق ہر انفارمیشن اب مجھے دو گی تم "حکمیہ کہنے لگی

"جی بابا"مزید باتوں کے بعد الوداعی کلمات کہتے بات ختم کی گئی

یشفہ ہر طور پر ایک گہرے دلدل میں الجھ چکی تھی۔۔داود غیلانی کا اس کیس میں مکمل چاق وچوبند ہو جانا ایک نئے طوفان کی علامت تھا۔۔

ooooooooooooooo

"علیزے سے ملنے اس رات تم گئے تھے ؟"ہاتھ میں سلگتی سگریٹ،منہ سے اٹھتا دھواں، اور کمرے میں رکھی بڑی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ ڈال کر بیٹھا وہ سامنے میز،اور ذہن میں یشفہ سے ہونے والی گفتگو کا خاکہ،جو اس کے خون میں کھول اٹھا رہا تھا۔

"دوست یا محبت؟"

"تو پھر تو میں آسانی سے کہہ سکتی ہو کہ یہ سب ہابیل کا پلان تھا۔۔رضا کو اس سڑک پر لانا تاکہ انہیں موت کے گھاٹ اتار سکے۔۔"ہر بات دماغ میں دوڑنے لگی۔

اس نے ہاتھ کی سگریٹ ایشٹرے میں زور سے رگڑ کر بجھادی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہابیل سلطان کو جھنجھوڑ کر اچھا نہیں کر رہیں تم۔۔۔یشفہ داؤد"اس کی آواز دبیز اور بھاری ہو گئی تھی۔آنکھیں سرخ، جیسے غصے نے ابل کر انہیں رنگ دیا ہو۔

"تم ایک بار راستہ الگ کر واور پھر دیکھو میں تمہیں کس طرح برباد کرتا ہوں"غرور میں ڈوبا مرد، جس کی انا لمحے بھر میں زخمی ہو چکی تھی۔

کمرے میں پھیلا دھواں جیسے اس کے جذبات کی نمائندگی کر رہا تھا گھٹا، بے قابو،اور بھڑکتا ہوا۔

وہ کرسی سے اٹھا، آہستہ مگر بھاری قدموں کے ساتھ کھڑکی تک گیا۔شہر کی روشنیاں نیچے دور کہیں جھلملا رہی تھیں، مگر اس کی نظر میں صرف ایک ہی چہرہ تھا۔۔یشفہ داؤد۔

"مجھے للکارنے کی قیمت۔۔۔تم جانتی نہیں ہو،یشفہ۔"

اس نے سرد لہجے میں سرگوشی کی،

جیسے اندھیرے میں بھی اس کی بات دیواروں کو چیرتی ہوئی گونج رہی ہو۔

وہ دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر جھکا،ناخنوں تک تناؤ میں ڈوبے ہوئے چہرے پر ایسا سایہ جو انسان سے زیادہ درندے کا لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تم میرے پرانے قصے، میرے قریبی لوگوں کو اس میں لانا چاہتی ہو اب دیکھو میں تمہارے قربت داروں کے ساتھ کیا کرتا ہوں "یہی درس اسے لڑکپن سے دیا گیا تھا، کوئی ایک چیز چھینے تو اس سے اس کی دس چھین لینے کا درس۔۔

وہ ایک ایسی کردار کا حامل تھا جس سے آج کی دنیا کی آدھے مرد وابستہ ہو چکے ہیں۔ خود کی ذاتیات پر بات نا سننا، طاقت کا رعب ظاہر کرنا، مردانگی کا ناجائز فائدہ اٹھانا، غرور اور انا کے نام پر خود کے لیے نفی نہ برادشت کرنا۔۔

سائڈ ٹیبل سے اس نے فون اٹھایا، واٹس ایپ کھولا اور مسلسل ایک نمبر پر کال ملانی شروع کی۔

دو کالز ریسیو نہ ہوئیں۔۔ اگلی دو بے رحمی سے کاٹ دی گئیں۔

اس کے چہرے پر پھٹنے والی شکن کسی آنے والے طوفان کی خبر تھی۔

اس نے ایک چھوٹا سا میسج لکھا۔۔

Call me. I want to discuss something important.)

(.I am waiting

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک سطر میں لکھا مسیج کافی دیر تک ریسو نا ہونے پر ہابیل نے امریکی کوڈ ڈال کر ایک نمبر ڈائل کیا امریکی ہسپتال کی ایک ریسیپشنسٹ کا نمبر۔۔

اگلی ہی بیل میں کال اٹھالی گئی۔

"?Hey, I want to talk with Doctor Laina. Can I"

لڑکی نے پوچھا،

"?Are you related to her"

".Yeah, I’m her cousin"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

".Sure. I’ll inform her"

"Thanks and say her it's urgent"

کال ختم کرتے فون بیڈ پر پھینکتے فریش ہونے کی غرض سے واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔

○○○○○○○○○○○○○○

ڈرائنگ روم کی بھاری قالینوں اور دبی دبی روشنی میں دروازہ کھلا۔ سلیم سلطان اندر آئے تو کمرے کی فضا خود بخود سنجیدہ ہوگئی۔۔ہاتھ میں پکڑا اخبار نصف موڑا ہوا تھا، سلیم سلطان بغیر نظر اٹھائے اپنی مخصوص اونچی پشت والی کرسی پر آکر بیٹھے۔

ایک لمحے کی خاموشی کے بعد انہوں نے اخبار کھولا، مگر آنکھوں میں وہی سختی تھی جو صرف بڑے فیصلے لینے والوں میں ہوتی ہے۔

"وکیلوں کی ڈیمانڈ ہی بڑھتی جارہی ہے، سارا ماجرہ سن کر"

حبہ بیگم نے ڈائجیسٹ بند کرتے سوال کیا۔۔

"کس بات کے لیے؟"

"ہابیل کا نیا وکیل کرنا پڑے گا اب، وہ لڑکی پیچھے ہٹنے کا کہہ رہی ہے" سلیم سلطان نے سر اٹھایا۔ چہرے پر سختی گہری ہوگئی۔

"کیا مصیبت پڑ گئی اسے اب، کس بات کی دشمنی نکالنے کا ارادہ ہے اس کا" ان کی آواز نرم تھی مگر برف کی طرح سیدھی اور صاف۔

"بڑا مضبوط وکیل دیکھنا ہوگا اب اس لڑکی کے مقابل"۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اب کس مدعے پر لڑے گی وہ لڑکی کیس؟ کیا باقی رہ گیا اس میں؟" تسنیم بیگم نے سوٹ کے آغوش پر لگے نفیس بروچ کو درست کیا اور بھنویں سکیڑ کر کہا

"علیزے نام کی لڑکی کے مدعے پر"۔۔

"یہ کون ہے؟"

"اپنے لاڈلے سے معلوم کرواسے میں نے پہلے ہی کہا تھا کوئی کمزور نکتہ نا چھوڑے، وہ لڑکی ہابیل کی جو بھی ہو وہ رضا کی ایک قریبی دوست تھی" سلیم سلطان نے لمبی سانس بڑھی

"کمال ہے!! جب اپنے بل بوتے پر نہیں لڑ سکی تو میرے بیٹے کی زندگی میں موجود لوگوں کو لے آئی۔۔ حیرت ہے آپ تو بڑی تعریف کر رہے تھے اس وکیل کی۔۔ ہونہہ" منہ بسورتے کہا

"ہابیل کہاں ہے؟" کچھ سوچے یک دم سوال کیا

"کمرے میں تھا" دوبارہ ڈائجیسٹ کھولتے اس کے صفحات پلٹے

"بابر بابر"۔۔ کمرے میں آنے پر اسے حکم دیتے کہا

"ہابیل کو بلا لاؤ"

"جی صاحب" بابر ہامی بڑھتے جانے لگا

بابر نے جاکر ہابیل کے کمرے پر ہولے سے دستک دی،اجازت ملنے پر اندر داخل ہوتے اسے سلیم سلطان کا پیغام دیا۔۔پلٹنے پر ہابیل کی آواز پر بابر کے قدم رکے۔۔

"یشفہ کی معلومات چاہیے مجھے "۔۔بیڈ پر برینڈڈ ٹراؤزر اور سیلولیس شرٹ زیب تن کیے بیٹھا تھا،شاور لینے کی وجہ سے اب بھی پانی کے قطرے اسکے جسم پر موجود تھے،پشانی پر پھیلے گیلے بالوں سے آنکھوں کی جانب ٹپکتا پانی اس کے روپ کو مزید جاذب بنا رہا تھا

نظریں ہنوز زمین پر ٹکی تھیں۔۔

بابر نے نظریں جھکائیں وہ جان گیا تھا کہ اب ہابیل عدالت کے دروازے چھوڑ کر ذاتی جنگ لڑنے جارہا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی "۔۔دھیمی آواز میں ہامی بڑھی

"کل صبح کا سورج نکلنے سے پہلے۔۔"اس کی آواز میں ایسی تپش تھی جیسے کسی چیز کا فیصلہ اندر ہی اندر بھڑک کر پُختہ ہو چکا ہو۔

"جی "۔۔

"بابا کو یا کسی ذی روح کو اس بارے میں علم نہیں ہونا چاہیے "۔۔ہابیل نے ٹھہر کر آخری بار بابر کی طرف دیکھا

آنکھوں میں ایسی دھیمی آگ، جیسے وہ کسی مکافات کا آغاز خود اپنے ہاتھوں سے کرنے والا ہو۔

"جی صاحب"۔۔ بابر خاموشی سے نکل گیا۔

ہابیل اٹھا، آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر چہرے اور گردن پر موجود قطروں کی نمی صاف کی، بال ٹھیک کیے اور شرٹ اٹھا کر پہنی۔۔ پھر نیچے ڈرائنگ روم کے جانب بڑھا۔۔

"جی بابا آپ نے بلایا؟"۔ وہ اندر داخل ہوتے تسنیم بیگم کے ماتھے پر بوسہ دیے سلیم سلطان کے سامنے موجود صوفے پر آ بیٹھا۔۔

"تیمور سے بات کی ہے وہ کسی اچھے وکیل کا انتظام کرے گا"۔۔ انہوں نے اسے کہتے اپنی جانب متوجہ کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمم"۔۔ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے ہلانا شروع کیا

"تم سے کچھ معلوم کرنا تھا مجھے اس لڑکی علیزے کے بارے میں کیا تعلق ہے تمہارا اس سے؟" سلیم سلطان کے سوال پر ہابیل نے ہلتا پاؤں یک دم رکا۔۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد جواب دیا

"دوست ہے، بس جان پہچان"۔۔ کندھے اچکائے

"سچ بول رہے ہو؟"۔۔ پھر سوال

"آپ کو شک ہے؟" پیشانی پر بل پڑتے زرا آگے کو جھکا

"ہے تو لیکن خیر تم سے ایک اور ضروری بات کرنی تھی" سلیم سلطان نے کرسی پر پہلو بدلا۔

تسنیم بیگم بھی کی توجہ اب دونوں کی جانب مرکوز تھی۔۔

"کس بارے میں؟" اس کے ماتھے پر ہلکی سی سنجیدگی ابھر

"باسل کے بارے میں" سلیم سلطان کا انداز عام تھا لیکن اس جملے پر تسنیم بیگم اور ہابیل لمحوں کے لیے ٹھٹکے۔۔

"اس کے بارے میں کیا بات کرنی ہے؟" سوال تسنیم بیگم کی جانب سے کیا گیا تھا

"وہ کس کا ساتھ دے گا ہابیل؟" سلیم سلطان نے جواب کے بجائے ہابیل سے سیدھا سوال داغا۔۔

تسنیم بیگم فوراً بول اٹھیں

"یہ کیسا سوال ہے؟ ظاہر ہے باسل ہابیل کا جگری دوست ہے۔اسی کا ساتھ دے گا،اور کس کا؟"

سلیم سلطان نے آہستہ نفی میں سر ہلایا۔

"تمہارا یہ اعتماد۔۔ تمہارے بیٹے کی خاموشی سے کمزور پڑ رہا ہے۔"

ان کی بات پر تسلیم بیگم نے نگاہیں ہابیل کے جانب موڑی وہ ہنوز سلیم سلطان کے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بیٹھا تھا مگر ساکت۔۔

کچھ دیر بعد دوبارہ سوال پر جوابدہ ہوا

"باسل میرا دوست ہے، اگر وہ بدل بھی گیا تو حیران نہیں ہوں گا۔۔ ویسے بھی آج کل لوگ وفاداری کم اور ضرورت زیادہ نبھاتے ہیں۔ بس دیکھنا یہ ہے وہ دوست ثابت ہوتا ہے یا باقی سب کی طرح وقت کا غلام۔" وہ سخت لہجے میں کہہ کر صوفے سے پشت ٹکا گیا۔

"وہ تمہارا ساتھ نہ بھی دے تو یاد رکھنا وہ کسی تیسرے انسان کو تمہارے راز نہ دے۔۔ اس کے ساتھ نہ دینے سے تم کمزور نہیں پڑو گے ہابیل اس کے راز دے دینے سے ضرور پڑ جاؤ گے۔۔" سلیم سلطان کی آواز ہابیل کے جواب پر کڑک ہوئی

ہابیل نے پلک تک نہ جھپکی، بس دھیمے مگر فولادی لہجے میں بولا

"ساتھ دے نہ دے راز نہیں دے گا اتنا اعتماد ہے اس پر وہ ٹوٹ سکتا ہے، گر نہیں سکتا" ہابیل کہتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا شاید وہ باسل کے متعلق مزید جواب دینے کی استطاعت نہ رکھ سکتا تھا۔۔

اس کے جاتے ہی تسنیم بیگم اور سلیم سلطان کی نظروں کا تبادلہ ہوا۔خاموشی کی بعد سلیم سلطان نے نظریں اخبار پر ڈالی جبکہ تسنیم بیگم نے ڈائجیسٹ کھولے عینک دوبارہ لگاتے خود کو مصروف کیا۔۔

oooooooooooooooooo

رات کا پہر مزید گہرا ہو چکا تھا رات تین کے ہندسے پر رکی تھیں، بالکونی میں رکھی رولنگ چیئر پر بیٹھا وہ خاموشی کے سائے تلے ٹھنڈی ہوا کا سامنا کر رہا تھا ہوا سرد تھی، مگر اس کے اندر اٹھتا طوفان اس سے کہیں زیادہ کڑوا اور بے رحم تھا۔

"باسل بھائی؟" بالکونی کے دروازے پر منیبہ کی آواز پر گردن موڑی۔۔نازک نقش پر کھلتے رنگ کے ہم رنگ ڈوپٹے قمیص میں وہ معصومیت کی مورت سی معلوم ہو رہی تھی، خوبصورت اور صاف دل۔۔

"تم سوئی نہیں؟یونیورسٹی نہیں جانا؟"سوال نرم تھا مگر آنکھوں میں تھکن گہری تھی۔۔منیبہ نے ہلکی سی بھنویں چڑھائیں اور اس کے سامنے رکھی ٹیبل کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"کل اتوار ہے"۔۔

"ہمم "وہ مسکرایا لیکن مسکراہٹ آنکھوں تک نہ پہنچی

"آپ پریشان ہیں؟"۔۔سوال پر نظریں اس کے چہرے کی جانب کی

"نہیں خائف ہوں"۔۔جواب غیر متوقع تھا

"مطلب؟"۔۔

"زندگی ایک بہت نازک امتحان میں ہوں"۔۔تھوک حلق میں نگلا۔۔منیبہ کے چہرے پر سوال واضح تھا۔

"مجھے ہابیل اور یشفہ میں سے کسی ایک کو چننا ہے"اب باسل کی آواز روندھنے لگی

"کیوں؟"لفظی سوال

"یشفہ باسل کا کیس لڑنا نہیں چاہتی اب وہ اس کے خلاف لڑے گی"۔۔

"اس میں مشکل کیا ہے ہابیل بھائی آپ کے دوست ہے آپ ان کا ساتھ دیں ویسے بھی آپ کہہ رہے تھے ناہابیل بھائی بے قصور ہیں"منیبہ نے اپنے طور پر اسے ایک مشورہ دیا تھا

"ہر بے قصور مظلوم نہیں ہوتا،ہابیل میرا دوست ہے اس بار وہ صرف ملزم ہے میں اسے چھوڑ نہیں سکتا لیکن یشفہ وہ بھی ظالم نہیں ہے میں اسے بھی تنہا کرنے کی ہمت نہیں رکھ پا رہا"باسل کے لہجے میں واضح طور پر درد موجود تھا

"میری رائے مانیں گے ؟" نظریں مکمل باسل سے ملائی

"حق کو چن لیجیے یا پھر دل کی بات مان لیں رسوا نہیں ہونگے "منیبہ کہتے اٹھ کھڑی ہوئی باسل کی کندھے پر ہلی تھپکی دیتے کہنے لگی

"میں نہیں جانتی اس فیصلہ کے کرنے میں آپ اتنے کمزور کیوں پڑ رہے ہیں، لیکن کبھی کبھی سچ بھی دل کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔آپ بس یہ دیکھ لیجیے گا کہ کل جب آپ اپنی آنکھوں میں دیکھیں تو شرمندہ نہ ہونا پڑے۔"

یہ کہہ کر وہ آہستہ سے مسکرائی، دروازہ کھولا اور خاموشی سے اندر چلی گئی، جبکہ باسل کی نظریں اس کے جاتے قدموں میں اُلجھ کر رہ گئیں۔۔وہ مضبوط تھا، فیصلہ ساز، سچ اور جھوٹ کے بیچ لکیر کھینچنے والا تھا۔۔ مگر آج پہلی بار اس لکیر کے دونوں جانب وہی لوگ کھڑے تھے جنہیں وہ بہت اہم سمجھتا تھا، ایک طرف دوستی، دوسری طرف انصاف، اور کہیں بیچ میں اس کا اپنا تھکا ہوا دل۔۔

oooooooooooooooooo

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یشفہ کچن میں کھڑی کافی بنانے میں مصروف تھی۔رات کے سناٹے میں اُبلتے ہوئے پانی کی بھاپ اور کپ میں چمچ کی ہلکی کھنک ہی واحد آوازیں تھیں۔ مگر اچانک اسے براق کے کمرے سے جھلملاتی ہوئی روشنی دکھائی دی۔اس کا ہاتھ چمچ چلاتے رک گیا۔

"رات کے اس پہر براق جاگ رہا ہے؟" وہ خود سے بڑبڑائی۔

کپ کو آہستہ سے سائڈ پر رکھتے ہوئے وہ قدم بڑھاتی ہوئی براق کے دروازے تک پہنچی۔ اندر سے مدھم سی آوازیں آرہی تھیں۔یشفہ ہلکی سے دستک دیتے دروازے کھولے اندر داخل ہوئی، کمرے کا منظر دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی۔

براق فرش پر بیٹھا تھا۔سامنے کھلی کتاب کے صفحے پر وہ پارک کا ایک حسین اسکیچ بنا رہا تھا۔اس کے پاس ہی آشان اور فرحت کی لگی ہوئی تصویری فریم رکھی تھی۔وہ اپنی اسکیچ کو دیکھتے ہوئے دھیرے دھیرے فریم سے بات کر رہا تھا جیسے وہ واقعی اسے سن رہے ہوں۔۔اس کی آواز میں معصوم سی امید اور برسوں کی کمیوں کی نمی تھی۔وہ اب تک یشفہ کی وہاں موجودگی کا احساس نہیں کر پایا تھا

"براق؟"یشفہ کی آواز پر نظریں اس کے جانب کی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا کر رہے ہو؟ وہ بھی اتنی رات گئے؟" وہ نرم لہجہ لیے مسکراتے ہلکے قدموں سے گھٹنوں کے بل اس کے پاس زمین پر آ بیٹھی

براق نے خالی آنکھوں سے اسے دیکھا اس کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی بہت کاٹ دار تھی۔۔لمبی خاموشی پر نظر کتاب پر ڈالی،

"یہ بہت خوبصورت ہے" اسکیچ کو دیکھ کر تعریف کی وہ اس کے بارے میں اس سے سوال نہیں کرنا چاہتی تھی

""آپ کو لگتا ہے کہ ماما بابا کو میری ڈرائنگ پسند آئے گی؟" براق نے ایک لمحہ فریم کو دیکھا، پھر یشفہ کی طرف۔

یشفہ کی سانس ذرا رکی، مگر اس نے مسکرا کر ہامی میں گردن ہلائی۔۔

" بالکل، تم بہت قابل ہو"۔اس نے کتاب پر لکھے آشان اور فرحت کے ہائلیت نام پر انگلی پھیری۔۔

"کل اس میں رنگ کرونگا یہ اور بھی خوبصورت لگیں گے؟" ایک خالی مسکان براق کے چہرے پر موجود تھی

"تم نے کیوں بنائی براق؟" یشفہ نے اسکیچ اٹھتے کہا

"میں انہیں مس کر رہا تھا" وہ اب پھیلی اسٹیشنری سمیٹنے لگا

یشفہ نے آہستہ آہستہ کتاب کے صفحات پلٹنا شروع کیے اس میں بہت خوبصورت مناظر کی اسکیچ موجود تھی ہر صفحے پر براق نے تین لوگوں کو بنایا ہوا تھا جس کے آخر میں لکھا ہوتا

"پیارے ماما بابا اور انکا براق"۔۔

یشفہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا وہ مکمل طور پر چیزیں درست کرتے انہیں اٹھا کر اسٹڈی ٹیبل پر رکھ رہا تھا

"از آئی ایم آ گڈ بوئے" براق نے کہا

"اف کورس یو آر" یشفہ سمجھ نا پائی لیکن اسے یقین دلایا

"چلو اب تم سو جاؤ کل ہم نے اؤٹنگ پر جانا ہے" براق کو گلے لگاتے یشفہ نے اسکا گال چوما

براق نے اس کے ہاتھ سے اسکیچ بک لیے پھر سے ٹیبل پر رکھ دی۔۔یشفہ اس کے ایک ایک فعل کو مسکراتے دیکھ رہی تھی وہ اپنی عمر سے بہت گہرا تھا، آخر میں اسے بیڈ پر لٹاتے لائٹس اوف کیے وہ کمرے سے باہر ایک بار پھر کافی کی غرض سے کیچن کی جانب بڑھی۔۔

کافی بناتے ہوئے فون میں نوٹیفکیشن کی آواز گونجی تو کافی کا مشین بند کیے فون اٹھایا۔اسکرین پر ایک ان نون نمبر سے مس کالز اور میسجز جگمگا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کل صبح دس بجے، کورٹ کے باہر موجود کیفے میں مل سکتے ہیں؟"

"میں انتظار کروں گا،اُمید ہے آپ ضرور آئیں گی۔

یشفہ نے پہلا پیغام پڑھتے ہی اسے نظر انداز کرنے کا ارادہ کیا، مگر اگلا میسج اس کے قدم وہیں روک گیا۔

"میں ہابیل کے کیس کے سلسلے میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔"

چند لمحے خاموشی میں گزر گئے۔یشفہ نے گہری سوچ کے بعد صرف ایک لفظ لکھا"اوکے "اور سینڈ کر دیا۔

کافی کا مگ تھامے وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں آ کھڑی ہوئی۔نیچے شہر معمول کے مطابق رواں تھا، مگر اس کے اندر کہیں کچھ بے ترتیب سا ہونے لگا، ہابیل کا نام۔۔ایک بار پھر،اور وہ بھی اس انداز میں۔

اس نے فون کی اسکرین پر نظر ڈالی،ان نون نمبر اب بھی وہیں موجود تھا۔خاموش، مگر سوالوں سے بھرا ہوا۔یشفہ نے کپ سے ایک گھونٹ لیا، گویا کافی کا ذائقہ بھی جیسے بدل چکا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہر کوئی انجان تھا اگلی صبح صرف ایک ملاقات نہیں تھی۔۔ وہ ایک ایسا دروازہ تھا جس کا بند رہنا ہی شاید بہتر تھا جس کہ پہلی دہلیز ہی کئی دفن سچ زندگی کرنے کو تھی

oooooooooooooooooo

ہابیل کمرے میں ٹہل رہا تھا جب دستک پر فورا دروازے کی جانب لپکا باہر بابر موجود تھا جس کا اسے انتظار تھا

"آو بیٹھو"۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھا جبکہ بابر کو سامنے لگی کرسی کی جانب اشارہ دیا

بابر نے بیٹھتے شروع سے یشفہ کے متعلق بتانا شروع کیا پہلے ماں پھر باپ اب وہ بھائی پر پہنچا ہی تھا جب ہابیل کی کڑک آواز اس کے کان میں پہنچی

میں نے تمہیں اس کے خاندان کی انفارمیشن جمع کرنے کے لیے نہیں بولا تھا اس لڑکی کے بارے میں بتاؤ"۔۔

بابر نے سٹپٹاتے سیدھا یشفہ کی معلومات اس کے سامنے رکھی۔۔ بابر اسے یشفہ کی ایک اہم کمزوری براق کے بارے میں بتا چکا تھا

ہابیل کو اپنا پہلی چال براق کے نام میں مل چکی تھی

"ویری گڈ۔۔ ایمریسو" بابر کو سراہتے ایک لمبی سانس لیے معنی خیزی سے مسکرایا

"اس براق کے بارے میں ڈیٹا نکالو۔۔یشفہ کو اس کی اوقات اب میں بتاؤنگا۔۔اور یاد رکھو کسی کو علم نہیں ہونا چاہیے اس بارے میں ورنہ تم جانتے ہو میں کون ہو۔۔۔ ہمم "اس کی آنکھوں میں موجود نفرت صاف محسوس کی جاسکتی تھی بابر نے سانس بحال کرتے قدم باہر کی جانب کیے

ہابیل نے اٹھتے باسل کا نمبر ڈائل کیا دوسری بیل پر فون اٹھالیا گیا تھا

"ہیلو"۔۔

"سب ٹھیک ہے ہابیل ؟"وقت دیکھتے باسل نے سوال کیا

"ہمم اب تک تو۔۔لیکن شاید نا رہے"ہابیل کے لہجے میں ایک الگ آگ تھی

"کیا کرنے جارہے ہو ہابیل ؟" باسل نے دوٹوک سوال کیا۔

"یشفہ کو برباد کرنے "آسانی سے جواب دیا

"ہوش کرو تم خود کو برباد کررہے ہو" باسل جھنجلایا

"تم میرا ساتھ دوں گے یا یشفہ کا"سوال پر باسل کی آواز حلق میں جا اٹکی

"جواب دوں باسل۔۔ تمہیں سوچنا پڑرہا ہے یہ میری بربادی سے بھی زیادہ حیران کن ہے"ہابیل کا حلق تن رہا تھا جبکہ گلے کی نسیں ابھر کر واضح ہونے لگی تھیں

Clubb of Quality Content

"تمہارا ساتھ دونگا لیکن اس طرح نہیں، جب تم حق کے ساتھ لڑو گے اس وقت" باسل کے جواب پر ہابیل نے قہقہہ لگایا

"اب میری مدد کے لیے تمہیں شرطیں رکھنی پڑ رہی ہے تم جانتے ہوں اپنے معاملات میں مجھے کسی کا پابند ہونا نہیں پسند۔۔ من کرے تو آجانا مدد کو ورنہ اسی دوست کو تسلی دینے کے لیے کھڑے رہنا" وہ کہتے فون کاٹ گیا۔۔

باسل نے سر پر ہاتھ رکھا وہ جانتا تھا ہابیل اس وقت غصے میں ہیں وہ کسی قسم کی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔۔

ہابیل نے غصے میں بیڈ پر فون پھینکتے زور سے چلایا۔۔

اسے حقیقتاً باسل کے اس انداز سے تکلیف پہنچی تھی۔

غصہ میں چہرہ پر ہاتھ رکھے کمرے میں ٹہلتے وہ کسی گہرے منصوبے کے آغوش میں اترتا گیا فجر کی اذانیں اگلی صبح کی امد کی خبر دے چکی تھی۔۔

ooooooooooooooooo

یشفہ صبح کسی کو بتائے بغیر ہی جلدی کورٹ آچکی تھی۔اتوار کے باعث رش کم تھا، مگر پھر بھی احاطے میں لوگوں کی موجودگی ایک عجیب سا شور پیدا کر رہی تھی۔اس نے گاڑی پارک کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور کیفے کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کہ پیچھے سے تیمور صاحب کی آواز آئی۔وہ ٹھٹک کر رک گئی۔

"کیسی ہو، یشفہ ؟"وہ قریب آتے ہوئے سوال کر رہے تھے، لہجے میں بناوٹی اپنائیت تھی۔

"جی، بالکل ٹھیک ہوں۔" مختصر ساجواب، نہ مسکراہٹ، نہ نظریں ملانے کی خواہش۔

"کسی اور کی وجہ سے ہمارے درمیان یہ ان بن کیوں پیدا ہو رہی ہے ؟تم تو میری بیٹی جیسی ہو۔" وہ مسکرائے، گویا ماضی کی قربت ابھی قائم ہو۔

"میرے خیال میں اس معاملے کی خاطر ہمیں اپنے تعلقات خراب نہیں کرنے چاہییں۔"

یشفہ کے ماتھے پر شکنیں ابھریں۔"آپ اسے معمولی سمجھ رہے ہیں؟"آواز میں لرزش نہیں، صرف کڑواہٹ تھی۔

"آپ میری انسپائریشن تھے، تیمور صاحب۔آپ کی مثالیں دے کر میں نے خود کو مضبوط کیا۔اور آج، چند نوٹوں کے بدلے آپ نے غلط کا ساتھ دے دیا؟ ظالم کی صف میں کھڑے ہو گئے ؟"

وہ لمحہ بھر کو سنجیدہ ہوئے، پھر لہجہ ہلکا کر لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں جانتا ہوں تم دکھی ہو۔ مگر اس بار صحیح ، غلط تھا اور غلط ، صحیح۔ ہابیل بے قصور تھا، وہ ویسے بھی بری ہو جاتا۔ اگر چند رقم سے میری کوئی اہم ضرورت پوری ہو رہی تھی تو اس میں کیا برائی ہے کہ میں نے وہ قبول کر لی؟"

ان کا عام سا انداز یشفہ کے صبر کی آخری حد چھو گیا۔

"آپ نے رضا کے ساتھ ناانصافی کی ہے، اس کی بیوی کے ساتھ، اس کی اولاد کے ساتھ"۔ وہ دانت پیستے بولی

"کیسی ناانصافی؟ بے وجہ کا الزام تھا۔ میں نے صرف اپنے نکات کمزور رکھے، بس۔" وہ فوراً بولے، یشفہ نے ایک قدم آگے بڑھ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

"کسی مایوس انسان کو امید کا چراغ دکھا کر خود ہی اس کی شمع بجھا دینا سب سے بدترین دھوکہ ہوتا ہے۔"

تیمور صاحب لمحہ بھر خاموش رہے، پھر قدرے سرد لہجے میں بولے

"تم ابھی کم عمر ہو۔ جس دن اس عدالتی جنگل میں تمہارا وقت گزرے گا، تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ یہاں اصول نہیں، صرف ضرورتیں بولتی ہیں۔" یشفہ کے لبوں پر ہلکی سی تلخ مسکراہٹ آئی۔

"شاید اسی لیے فرق ہے آپ اور مجھ میں، آپ نے حالات کو قبول کر لیا اور میں نے ان کے سامنے جھکنے سے انکار۔" وہ مڑی، کیفے کی طرف بڑھتے قدموں میں عزم کی سختی تھی۔ پیچھے تیمور صاحب کھڑے تھے

مسکراتے چہرے کے پیچھے، پہلی بار اپنے فیصلے کا وزن محسوس کرتے ہوئے وہ بس اس ے دور جاتا دیکھ رہے تھے۔۔

کیفے میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھی ایک میز کی جانب بڑھی۔ پاس بیٹھے شخص پر نظر پڑی تو وہ چونک گئی۔

"باسل؟ تم یہاں؟" بیگ میز پر رکھتے ہوئے بے ساختہ سوال کیا۔ سامنے بیٹھے شخص نے کوئی جواب نہ دیا۔

"چلو، اچھا ہے۔"

وہ خود کو سنبھالتی بولتی چلی گئی،

"ویسے بھی کوئی مجھ سے ملنے والا تھا، ہابیل کے معاملے میں کوئی ضروری بات ہے۔ تم بھی مل لوگے تو بہتر رہے گا، ایک گواہ ہو جائے گا۔" وہ بولتی جا رہی تھی، اور باسل خاموشی سے

Clubb of Quality Content

اس کے ہر لفظ، ہر حرکت، ہر بدلتے تاثّر کو غور سے دیکھ رہا تھا جیسے برسوں بعد کوئی چہرہ یاد کر رہا ہو۔

فون نکالتے اس نے اس ان نون نمبر پر کال ملانا شروع کر دی۔۔ کال ملاتے ہی میز پر باسل کے سامنے رکھا فون بج اٹھا۔ فضا ایک دم منجمد ہو گئی۔

یشفہ کی نظریں پہلے باسل پر گئیں، پھر اپنے ہاتھ میں تھامے فون پر، اسکرین پر چمکتا ہوا نمبر۔۔ باسل کا تھا۔

لمبی سانس لیے وہ باسل کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی نظریں اب اُس کے چہرے سے ہٹنے کو تیار نہ تھیں۔ باسل نے ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ان آنکھوں میں غصہ بھی تھا، حیرت بھی، اور ان گنت سوال بھی لیکن ساتھ ہی ایک عجیب سا یقین بھی جیسے وہ لمحہ، وہ راز، وہ ملاقات کب سے اسی گھڑی کا انتظار کر رہی ہو۔۔

جس سے اسے یہاں ملنا تھا وہ انسان کوئی اور نہیں باسل منیر تھا۔۔ ہابیل سلطان کا رائٹ ہینڈ اس کا جگری یار۔۔

"تم مجھ سے ملنا چاہتے تھے تو اپنے نمبر سے رابطہ کیوں نہیں کیا یہ اس طرح بلانے کی کیا ضرورت تھی؟" سوال سے زیادہ لہجہ کاٹ دار تھا

"میں تمہیں اپنا فیصلہ سنانا چاہتا تھا لیکن باسل بن کر نہیں کیونکہ اس بار ہابیل بے قصور ہے میں اسے بھی دھوکہ نہیں دے سکتا اس لیے تم سے ایک اجنبی بن کر مل رہا ہوں" اس کا جواب، لہجہ سب ٹوٹا سا معلوم ہوتا تھا

"کیا فیصلہ ہے تمہارا؟" دوٹوک سوال

"میں تمہارا ساتھ دینا چاہتا ہوں"۔۔ فوری جواب لمحوں کے لیے اسے یقین نا ہوا ٹیبل پر جھکتے گویا ہوئی۔۔

"اور ایسا کیوں چاہتے ہو؟" سوال سن باسل لمحے کے لیے خاموش ہو گیا

"ایک بار پہلے بھی میں نے ہابیل کے ظلم کا ساتھ دیا تھا آج تک ضمیر کا بوجھ ہلکا نہیں ہو پایا۔۔اس بار عدل کا ساتھی بنتے اس غلطی سے نجات لینا چاہتا ہوں" اس کی باتیں وہاں اس کی موجودگی سے زیادہ حیران کن تھی

"میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتی۔۔ بالکل نہیں" چہرے پر آتے بال پیچھے کرتے سنجیدگی سے کہا

"جانتا ہوں۔۔" ہمیشہ کی طرح اس کی نظریں نیچے جھکی تھی۔۔

"اور بنا اعتبار کے عدل کی جنگ لڑنا آسان نہیں۔۔"

"جانتا ہوں"۔۔۔خاموش چہرہ

"مجھے سمجھ نہیں آرہا باسل منیر ہابیل کے خلاف کھڑا ہونا چاہتا ہے؟؟"یشفہ میں زیادہ دیر تک اس سوال کو کیے بغیر رہ نہ پائی

"اس کے خلاف نہیں۔۔۔بس اس بار اس کا ساتھی نہیں بن سکتا۔۔"

یشفہ کے لب ہلنے کو تھے مگر الفاظ جیسے قید ہو گئے ہوں۔سامنے بیٹھا باسل، جو کبھی ہابیل کے ہر جرم کا خاموش گواہ اور ہر سازش کا ساتھی تھا، آج یوں ندامت کے بوجھ تلے جھکا تھا گویا خود اس کی موجودگی کسی معمہ سے کم نہ تھی۔۔

"باسل۔۔ تمہیں اندازہ ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟ ہابیل سلطان تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔"۔۔اور اس کے وجود پر پھیلی افسردگی محسوس کر سکتی تھی

"معافی اب مجھے اپنے رب سے چاہیے، یشفہ۔۔ہابیل سے نہیں۔" باسل کے چہرے پر ایک ٹھہری ہوئی سنجیدگی تھی۔

"میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتی لیکن تمھیں موقع دے سکتی ہوں۔۔ لیکن اگر تم نے مجھے دھوکہ دیا تو انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے"۔۔ابرو اچکاتے بات مکمل کی۔

باسل نے پہلی بار نظریں اٹھا کر دیکھا، اور ان آنکھوں میں عجیب سا سکون تھا۔

"یہی چاہتا ہوں یشفہ۔۔ چاہے مجھے آزمائش میں ڈال دوں مگر ایک بار عدل کی صف میں کھڑا ہونے دو۔"

"عدل کے راستے بڑے کٹھن ہوتے ہیں باسل یہاں کہنے سے زیادہ کرنا پڑتا ہے۔۔ اگر تم واقعی انصاف کا ساتھ دینا چاہتے ہو تو تم مجھے ہابیل کو وہ راز بتاؤ گے تو صرف تمہارے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور تم جانتے ہو میں کس راز کی بات کر رہی ہوں علیزے شاہ سے ملاقات ہونے والا راز۔۔" یشفہ نے پہلا ہی وار پر زور کیا تھا

"وہ راز جتنا سب جانتے ہے اتنا میں بھی جانتا ہوں وہ علیزے شاہ سے ملا تھا اس نے اس سے گھنٹہ بات کی لیکن ان کے درمیان کیا بات ہوئی جس مدعے پر ہوئی وہ کوئی نہیں جانتا وہ ایک کمرے میں بیٹھ کر بات کر رہے بس میں اتنا جانتا ہوں علیزے نے وہاں اس سے کسی پرانے قصے کی بات کی تھی۔" لمحوں کے توقف کے بعد باسل نے بتانا شروع کیا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔ تو تمہارا کام ہے کہ تم اس کے بعد کی کہانی معلوم کرو گے اب تم میں سے اپنا پہلا امتحان سمجھو یا کچھ بھی" یشفہ نے کہتے ہیں اپنا بیگ اور عینک اٹھائی

"یہ بہت مشکل کام ہے یشفہ ہابیل سے اس کے راز معلوم کرنا دہکتی آگ سے انگارہ لینا ہے"۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اب تم جس راستے پر چلنے نکلے ہو انگارہ کیا دہکتا شولا بھی پکڑنا پڑے تو تمہیں پکڑنا پڑے گا۔۔جب راز تمہارے پاس آجائے تو تم مجھ سے رابطہ کرنا مجھے انتظار رہے گا"یشفہ کے وہاں سے جانے پر باسل کی سے سر ٹیبل پر ٹکایا۔۔

اس سفر کی پہلی دہلیز کتنی کٹھن معلوم ہونے لگی تھی۔۔ایک۔طرف ہابیل تھا اور دوسری طرف یشفہ،ایک جانب برسوں کی دوستی اور دوسری طرف یشفہ کو لے کر دل میں ابھرنے والا وہ نرم مگر بے نام سا احساس۔۔جسے چاہ کر بھی کوئی نام دینا ممکن نہیں تھا۔۔کیا محبت؟ ہر گز نہیں۔باسل منیر جیسا شخص محبت جیسے کمزور جذبے کا اسیر نہیں ہو سکتا۔۔مگر پھر دل ہر ملاقات پر کیوں ٹھہر جاتا ہے؟؟

یشفہ کو جائے ہوئے کافی وقت گزار چکا تھا،باسل نے فون پر ہابیل کا نمبر ڈائل کیا ایک مختصر گفتگو کرتے اس سے ملاقات طے کی۔۔

oooooooooooooooooo

یشفہ نے گھر لوٹتے ہی عافیہ رضا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔۔کافی کالز کے بعد بھی رابطہ ممکن نا ہوا۔۔جبھی ایک ٹیکسٹ میسج سینڈ کیا

Clubb of Quality Content

"میں آپ کے انصاف کے لیے کورٹ میں کل درخواست جمع کرواونگی۔۔آپ کا کیس خود آگے بڑھانے کے لیے۔۔ لیکن اس سے پہلے ضروری ہے ایک بار آپ مجھ سے ملیں یا رابطہ کریں۔۔میں انتظار کرونگی"

فون سائڈ پر رکھتے فکر میں ٹہلتے اس نے قدم تسنیم بیگم کی جانب کیے

"مما؟"دروازے پر دستک دیتے آواز دی۔۔اندر آنے کی اجازت ملنے پر وہ داخل ہوئی

"بیٹھو"مسکراتے اسے بیڈ کی دوسری جانب اشارہ دیتے کہا

"میں آج براق کو آوٹ ڈور گیمز کے لیے کے کر جانا چاہ رہی ہو آپ نے چلنا ہیں ساتھ ہمارے؟"یشفہ نے بیٹھتے سوال کیا

"نہیں میرا من نہیں ہے تم ہو آو"انھوں نے فوری کہا

"اف مما چلیں نا براق کو بھی اچھا لگے گا اور مجھے بھی"وہ مسکراتے ان کے قریب ہوتے پیروں پر سر ٹکا گئی

"اچھا اس وقت دیکھتی ہوں۔۔تم کہاں گئی تھی اتنی سویرے؟"جواب دیتے سوال کیا

"کورٹ کسی سے ملنا تھا اور آپ کو بھی جان کر حیرانگی ہو گی کہ کس نے ملنے بلایا تھا وہ کون تھا؟"یشفہ نے نظریں ان کے چہرے کی جانب کی

کون؟" پیشانی پر شکنیں ابھری

"باسل منیر"۔۔ایک ٹھہراؤ سے نام لیا

"کیا فیصلہ ہے اس کا؟" سیدھا سوال

"میرا ساتھ دینا چاہ رہا ہے"۔۔یشفی نے بیٹھتے لمحہ رکتے جواب دیا

"واقع؟" وہ حیران تھی

"جی، مجھے اس کی بات پر فلحال یقین تو نہیں ہے لیکن اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔۔"اس کے رکتے ہی تسنیم بیگم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

"تم ایک خطرناک سی چوٹی پر چڑھ ہو رہی ہو یشفہ سہارا دینے والا پتھر چوٹ بھی دے سکتا ہے خود کو مطمئن نہ کر لینا ہر وار کے لیے تیار رکھنا"۔۔یشفہ کا عزم پختہ سا ہوا آگے بڑھتے ماں کے ہاتھ پر بوسا دیا

"آپ کی دعاہیں ناہر چوٹ پر مرہم رکھنے کے لیے" وہ مسکرائی۔۔ لیکن تسنیم بیگم کی آنکھوں میں کسی قسم کا خوف اسے محسوس ہو رہا تھا

"مجھے حوصلہ دے کر آپ کیوں خوفزدہ ہیں؟"یشفہ نے ان کے آنکھوں میں پھیلی بے چینی دیکھتے کہا

"خوفزدہ ہوں اس ملک کے قانون سے، جہاں انصاف کی جنگ لڑنے والا حق پر آواز اٹھانے والا قاتل سے بھی بڑا مجرم سمجھا جاتا ہے۔۔ آشان کے بعد مجھے خوف ہیں تمہیں یا براق کو کھو دینے سے" ان کی آنکھ کے کنارے سے ایک آنسو بہنے لگا

"براق؟ وہ ان سب میں کہاں اسے کیا ہوگا؟"

"کبھی کبھی دشمنی ہماری ہمت سے نہیں، ہماری محبتوں سے بدلہ لیتی ہے۔ میں بس یہی خوف رکھتی ہوں کہ تم حق کیلئے کھڑی ہونا چاہتی ہو۔۔ مگر دنیا حق کو جیتنے نہیں دیتی، وہ اسے سزا دیتی ہے۔" ان کی بات میں وزن تھا

"مما، میں کسی قیمت پر براق کو اس میں نہیں آنے دوں گی۔ میں جانتی ہوں میں کیا کر رہی ہوں۔" وہ زرا اور ان کے قریب ہوئی

"امید کی جا سکتی ہے سے کا کوئی اثر براق پر نا ہو" انھوں نے آنسو صاف کیا

یشفہ کچھ لمحوں کے بعد ان کے کمرے سے باہر نکل آئی۔۔ براق اس کے دل میں ایک نکتہ کی طرح چبھنے لگا اسے اب واقع اس بارے میں سوچنا تھا۔۔

oooooooooooooooooooo

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سورج کی روشنی پورے شہر پر اس طرح بکھری ہوئی تھی جیسے سنہری دھوپ نے ہر چیز پر ہلکی سی چادر تان دی ہو۔ سڑکیں نیم روشن تھیں، دور کہیں گاڑیوں کی ہارن کی مدھم آوازیں آ رہی تھیں، اور ہلکی گرمی کے باوجود ہوا میں ایک سکون چھپا تھا۔ دوپہر کے باعث درختوں کے سائے لمبے ہو رہے تھے یکدم تیز جھونکا آتا تو پتے سرسراہٹ کے ساتھ جھوم اٹھتے۔ لوگ اپنے کاموں میں مصروف، مگر دوپہر کی دھیمی روپہلی روشنی سب کو ایک لمحے کے لیے ٹھہرا دینے والی تھی۔

کاونٹر کے پیچھے بارسٹا کافی بنا رہا تھا، اور گرم کافی کی خوشبو سارے ماحول میں پھیلی ہوئی تھی، ایک ایسی مہک جو دل کو فوراً گرمی میں لپیٹ لیتی ہے۔

چند ٹیبلز پر لوگ آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے،

ایک طرف شیشے کی بڑی کھڑکی سے سورج کی کرنیں اندر آ رہی تھیں اور روشنی ہلکے ہلکے میز پر بکھر رہی تھی جیسے کسی نے سونا چھڑک دیا ہو دیوار پر لگی چھوٹی پیلی بتیوں نے ماحول میں مزید گرمجوشی گھول دی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہابیل نے دروازہ دھکیل کر اندر قدم رکھا۔ ٹھنڈی ہوا نے اس کے چہرے سے ٹکر مار کر باہر کی تپش لمحوں میں اتار دی۔ اس نے ایک تیز نظر پورے کیفے میں دوڑائی اور پھر کونے کی میز پر بیٹھے باسل کی جانب بڑھ گیا۔

"شکر ہے تم نے زندگی نارمل کرنے کا فیصلہ کیا، ورنہ مجھے لگ رہا تھا سب کی طرح تم نے بھی مجھے قید میں کی رکھنا ہے" ہابیل نے عینک اور فون ٹیبل پر رکھتے کہا

"مشکل بڑی ہو تو زندگی کا آسان ہونا کٹھن لگتا ہے" باسل نے ویٹر کو اشارہ دیتے جواب دیا۔۔

ہابیل خاموش رہا وہ باسل کو سامنے کھڑے نوجوان کو آرڈر لکھواتے دیکھتا رہا۔۔ ویٹر کے جاتے ہی ہابیل نے ٹیبل پر زرا جھکتے کہا

"تم یشفہ سے ملے ہو؟" سوال غیر متوقع تھا

باسل چند لمحے اسے دیکھتا رہا اسے حیرت نا ہوئی ان کی دوستی کی خاص بات یہی تھی وہ بنا کہے ایک دوسرے کے جان لیتے تھے

"تمہاری خاموشی ہی تمہارا جواب ہے باسل۔۔ کیوں ملے تھے؟" کرسی پر دوبارہ پیچھے ٹیک لگا گیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہاری مدد کے لیے"۔۔جواب فوری دیا گیا

"اس کے ساتھ مل کر کیا مدد کرو گے ؟"معنی خیزی سے مسکرایا

"میں چاہتا ہوں وہ جس طرح چاہتی ہے اس طرح بس ہم اس معاملے کو ختم کر لیں تم دونوں کا راستہ الگ ہو جائے" باسل کے لہجے میں ایک تھکن موجود تھی

"دھوکہ دینے کا ارادہ کر رہے ہو لیکن فیصلہ نہیں کر پا رہے کسے دینا ہے ؟"مذاق اڑانے والا انداز میں کہا

"ہابیل ہر وقت مذاق اچھا نہیں ہوتا معاملات کو سنجیدگی سے لینا سیکھوں"غصہ لہجے میں سمونے لگا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا کرنا ہے ؟"ہابیل لمبی سانس لیتے سنجیدگی سے بولا

"راز بتانا ہے۔۔اس رات علیزے سے ملنے کیوں گئے تھے اور اس سے کیا بات ہوئی تھی مجھے سب جاننا ہے" باسل کے بات کے اختتام ہی پر ہابیل کے چہرہ سرخ ہونے لگا

"مہینے گزر گئے اور تم نے مجھ سے اس بارے میں ایک سوال تک نہیں کیا اور آج اس لڑکی کہ کہنے پر تم مجھ سے راز نکلوانے آئے ہو۔۔"وہ لمحہ بھر رکا، پھر دو ٹوک انداز میں بولا،

"اگر آج سے پہلے تم خود پوچھتے تو میں خوشی خوشی سب بتا دیتا... مگر اب نہیں۔"

"تم مجھ پر شک کر رہے ہو؟" باسل نے بظاہر پر سکون لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔۔" ہابیل نے بنا جھجک جواب دیا۔

"میں اپنے راز کے بارے میں کسی پر یقین نہیں کر سکتا اب تم پر بھی نہیں۔۔ بابا کہتے تھے تم میرا ساتھ نہیں دو گے مجھے غلط لگتا تھا۔۔ لیکن افسوس۔۔" معنی خیزی سے مسکرایا

"تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو ہابیل۔۔ میں" باسل نے کہنا چاہا

"لیکن تم مجھے بالکل ٹھیک سمجھ رہے ہو۔۔" ہابیل نے بات کاٹ دی

"اس لڑکی نے تمہیں استعمال کرنا کی کوشش کی ہے، اب دیکھنا میں اس کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔۔ اس کی روح نہ کانپ گئ تو کہنا" دھمکی آمیز لہجے میں کہتے وہ اٹھ کھڑا ہوا

"مجھ سے یہ دوغلی بازی نا کرنا اس کے ساتھ ہو کر میرے ساتھ ہونا کا ڈرامہ، تم کسی ایک کو مکمل چن لو، آدھے فیصلے کمزور لوگوں کی پہچان ہوتے ہیں۔ مرد بنو۔۔" بات مکمل کرتے وہ عینک اور فون اٹھائے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

پیچھے باسل ہنوز اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔ آج پہلی بار، ہابیل کے اس مغرور اور بے رحم انداز پر، باسل کو واقعی غصہ آ رہا تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

باسل نے نظریں میز پر جمی ٹھنڈی ہوتی کافی پر ڈال دیں۔ بھاپ کب کی ختم ہو چکی تھی، مگر اس کے اندر کچھ اب بھی کھول رہا تھا۔

یہ میں نہیں تھا جو بدل گیا ہے، یا ہابیل ہی وہ نہیں رہا جسے میں جانتا تھا؟

ہابیل کا غرور، اس کے لفظوں کی کاٹ، اور آنکھوں میں ابھرتی وہ بے رحمی، سب ایک ایک کر کے باسل کے ذہن میں گونج رہے تھے۔ دوستی کا رشتہ اتنا کمزور تو نہیں تھا کہ ایک لڑکی کے اشارے پر لرز جائے۔۔ یا شاید تھا؟

اس نے مٹھی بھینچی۔

اگر وہ راز بتایا جا سکتا ہے، تو ہابیل اسے چھپا کیوں رہا ہے؟ اور اگر وہ بے گناہ ہے، تو یہ دھمکی کیوں؟

باسل کو پہلی بار احساس ہوا کہ یہ معاملہ صرف یشفہ یا علیزے تک محدود نہیں رہا۔ اب بات انا، اختیار اور سچ کے بیچ کھڑی تھی۔ اور جب یہ تینوں آمنے سامنے آ جائیں تو کوئی نہ کوئی ٹوٹتا ضرور ہے۔

باسل نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے گہری سانس لی۔

یہ صرف آغاز تھا اختتام کہیں زیادہ تلخ ہونے والا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہابیل گھر لوٹتے ہی تیزی سے اپنے کمرے کی جانب لپکا۔۔

ہابیل"۔۔صوفے پر بیٹھی حبہ بیگم نے بے چینی میں اٹھتے اس کے پیچھے قدم کیے، بابر بھی ان کی آواز پر دوڑتے اس کے کمرے کے باہر موجود تھا۔۔

ہابیل نے سائڈ ٹیبل کی دراز کھینچی اور اس میں سے گن نکال کر سامنے بیڈ پر رکھ دی۔حبہ بیگم گھبرا کر تیزی سے اس کی طرف بڑھیں۔۔

"کیا کر رہے ہو؟ کہاں جا رہے ہو؟"انھوں نے اسے بازو سے پکڑا

"یشفہ کی گھر اس نے باسل کو میرے خلاف کر دیا پہلے علیزے اب باسل،اس نے ایک ایک کر کے میرے دل کے قریب لوگوں کو اس معاملے میں گھسیٹا ہے اب آپ دیکھے میں اس کے اپنوں کے ساتھ کیا کرتا ہوں"وہ چلایا اس کی آنکھیں لال ہونے لگی

"ہابیل کوئی قدم نا اٹھاؤ جس سے تمہیں نقصان ہو سلیم صاحب کو آجانے دوں۔۔ پھر دیکھنا کیا کرنا ہے"انہوں نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا

"آپ مجھے مت روکے،ہٹے میرے راستے سے وہ ان کا ہاتھ جھٹکتے گن اٹھائے سیڑھیوں کی جانب بڑھا آخری سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے تیزی کے باعث وہ سامنے آتے سلیم سلطان سے ٹکرا گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا ہوا ہے؟ اتنے غصے میں کہاں جا رہے ہو؟" انھوں سے اسے روکتے کہا

"اب آپکو الگ انٹرویو دینا ہو گا" چڑتے آنکھیں ان کی آنکھوں میں گاڑی

"میرے باپ نا بنو، بتاؤ کہاں جا رہے ہو؟" کڑک لہجہ بلند آواز

"یشفہ کے گھر جا رہا ہو۔۔اسے اس کی اوقات یاد دلانے۔۔مجھے روکنے کی کوشش مت کیجیے گا ورنہ آپ جانتے ہیں آپ کے ہی ہاتھوں میں پلا ہوں" ان کی سینے پر انگلی رکھتے وہ دانت پیستے بولا ان کے جواب کا انتظار کیے بغیر وہ قصر سلطانی سے نکلتے باہر کھڑی گاڑی میں جا بیٹھا۔۔

ہابیل۔۔۔ہابیل!" حبہ بیگم اور سلیم سلطان نے یک آواز اسے پکارا، مگر گاڑی کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

"بابر گاڑی نکالو۔۔کیا مصیبت ہے یہ لڑکا" سلیم سلطان جھنجھلا کر بولے۔ بابر نے فوراً گاڑی اسٹارٹ کرتے سڑک پر ڈالی۔

حبہ بیگم کے ساتھ ساتھ قصر سلطانی کی خاموش عمارت پیچھے رہ گئی، لان میں کھڑے درخت ہوا کے دباؤ سے سرگوشیاں کر رہے تھے، جیسے آنے والے طوفان کی خبر دے رہے ہوں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گاڑی سڑک پر دوڑی تو اس کی رفتار ہابیل کے بپھرے ہوئے دل کی مانند تھی۔اسٹریٹ لائٹس ایک ایک کر کے پیچھے چھوٹتی گئیں،اندھیرا اور غصہ مل کر فضا کو بوجھل بنا رہے تھے۔

سلیم سلطان کی نظریں سامنے سڑک پر جمی تھیں، مگر پیشانی پر ابھری شکنیں صاف بتا رہی تھیں کہ انہیں ہابیل کی منزل سے زیادہ اس کے انجام کا خوف تھا۔

oooooooooooooooo

شام کے چار بج چکے تھے براق اور یشفہ تیار نیچے تسنیم بیگم کو اپنے ساتھ جانے پر راضی کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے گیٹ کی سمت سے دوڑتے قدموں کی آواز آئی۔

ملازم ہانپتا ہوا اندر آیا۔اس کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا،پیشانی پسینے سے تر اور آنکھوں میں واضح گھبراہٹ،یشفہ چونک گئی۔

"کیا ہوا علی خان؟"اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے قریب بلایا۔

"بی،بی بی وہ"علی خان نے بمشکل سانس بحال کی،

"کون ہے؟"گاڑی رکنے کی آوازیں سن تسنیم بیگم نے فوراً سوال کیا۔۔

"ہابیل صاحب ہیں، اور ساتھ سلیم صاحب بھی۔" علی خان نے کہا

"وہ یہاں کیوں آیا ہے؟" یشفہ جھنجلائی۔۔

ہابیل نے آہستہ مگر سختی سے دروازہ دھکیلا۔ دروازہ کھلتے ہی ڈرائنگ روم کی ہلکی روشنی اس کے چہرے پر پڑی، مگر اس کی آنکھوں میں اندھیرا ہی ٹھہرا رہا۔

دائیں ہاتھ میں تھامی گن اس کے غصے کی گواہ تھی، انگلی ٹریگر کے قریب، گرفت اتنی مضبوط کہ رگیں ابھر آئی تھیں۔

وہ چند قدم اندر بڑھا۔ جوتوں کی آہٹ خاموش گھر میں غیر ضروری طور پر بلند محسوس ہوئی۔ فضا میں عجیب سا تناؤ پھیل گیا، جیسے ہوا بھی ساکن ہو گئی ہو۔ اس کے سینے کا اتار چڑھاؤ بے قابو تھا، سانس تیز اور بے ترتیب، جب کہ پیشانی پر پسینے کی باریک تہہ چمک رہی تھی۔ دروازہ اس کے پیچھے بند ہو گیا۔

یشفہ کی نظر ہابیل کے ہاتھ میں تھمی گن پر پڑی۔ ایک لمحے کو اس کے چہرے کا رنگ اُترا، مگر وہ خود کو سنبھال گئی۔ وہ وہیں کھڑی رہی، آنکھوں میں خوف سے زیادہ ایک گہری سنجیدگی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تسنیم بیگم کے قدم لڑکھڑا گئے۔انہوں نے فوراً براق کو اپنے قریب کر لیا۔ان کے چہرے پر گھبراہٹ صاف جھلک رہی تھی، ہونٹوں پر دبی ہوئی دعا اور آنکھوں میں بے بسی۔ براق سہم کر ان کے ساتھ لگ گیا۔اس کی نظریں بار بار گن اور ہابیل کے چہرے کے درمیان آجا رہی تھیں۔وہ کچھ سمجھے بغیر بھی خطرہ محسوس کر رہا تھا۔

ہابیل بلکل یشفہ کے سامنے آکھڑا ہوا۔۔اس کی آنکھوں میں موجود غصہ کی تپش یشفہ صاف محسوس کر سکتی تھی تقریباً دو منٹ بعد باہر سے تیز قدموں کی آواز آئی۔دروازہ کھلا،اور سلیم صاحب اندر داخل ہوئے۔

"خود کو تم بہت بہادر سمجھتی ہو۔۔تو خود سے کیوں نہیں لڑتی مجھ سے، میرے دوست اور قریب لوگوں کو کیوں لا رہی ہوں اس سب کی بیچ" وہ کاٹ دار آواز میں چلاتے کہنے لگا

"ہابیل گن مجھے دے دوں پھر چاہے جو کرنا ہے کرو" سلیم سلطان نے اس کا بازو تھاما

"اتنا فارغ سمجھا ہوا ہے مجھے کہ تم جیسے بزدل سے لڑونگی"۔۔یشفہ نے ہاتھ باندھے سرد لہجے میں کہا

"تمھیں موت کو دعوت دینے کا شوق ہے شاید" ہابیل نے بندوق اس کے چہرے کے قریب کی

"ہابیل۔۔!" سلیم سلطان سے اس سے بندوق چھین لی۔۔

"کچھ نہیں کر سکتا یہ، ہمیشہ کم ظرف رہے گا" یشفہ کی آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوا

"یہ تمہارا اوور کونفیڈیٹ ہے یشفہ تمہیں گہرا نقصان دے سکتا ہے" سلیم سلطان نے اسے خود کی جانب متوجہ کیا

"جی نہیں یہ میرا حوصلہ ہے سلیم صاحب میرا ایمان جوان جیسوں کے اس فرضی غصے سے بہت مضبوط ہیں" اس کا جواب ہابیل کے ساتھ اب سلیم سلطان کے چہرے پر ناگواری ابھار گیا

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ" ہابیل پوری قوت سے دھاڑا

"چلاو مت میرے سامنے۔۔ تمہارے اس ڈھونگ سے میں نہیں ڈرتی" یشفہ کے کہنے پر ہابیل نے دو قدم پیچھے کیے۔۔

"اب دیکھو تم" تیزی سے تسنیم بیگم کے پاس کھڑے براق کا ہاتھ زور سے جکڑتے اسے کھینچتے ڈرائنگ روم کے ساتھ بنے کمرے میں لے جانے لگا۔۔

"براق براق" تسنیم بیگم چلائی جب کہ یشفہ ڈورتے اس کے پیچھے لپکی

"ہابیل براق کو چھوڑو۔۔ ہابیل!!"۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیچھے سلیم سلطان طنزیہ ہنستے صوفے پر آ بیٹھے تسنیم بیگم نے یشفہ کے اس کے پیچھے جاتے ہی ایک سانس بحال کرتے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

فکر نا کریں تسنیم بیگم بندوق نہیں ہے میرے بیٹے کے پاس" وہ ہنسے

"شکر تو آپ منائے اس کے ساتھ براق ہے وہ زیادہ نقصان نہیں کرے گی آپ کے بیٹے کا"۔۔ان کے آواز میں ایک اعتماد تھا۔۔تقریبا تین ممٹ گزر چکی تھی کمرے سے ایک بھاری چیز کے ٹوٹنے کی آواز آئی تسنیم بیگم نے سینے پر بے چین ہوتے ہاتھ رکھا۔۔

"ارے تسنیم بی بی۔۔آرام سے بیٹھ جائیں اتنا تو بھروسہ ہے مجھے اپنے بیٹے پر زیادہ تکلیف نہیں دے گا آپ کی بیٹی کو" صوفے کے سامنے لگے ٹیبل پر رکھے ڈش سے کچھ پستے اٹھاتے منہ میں ڈالے۔

"فکر اگر میری بیٹی کی ہوتی تو میں چلاتی۔۔اصل بے چینی تو مجھے آپ کے بیٹے کے لیے ہے سیلم صاحب" ان کا کہنا سلیم سلطان کے چہرے کی رنگت بدل گیا

"وہ گیا تو اپنے دو قدموں پر ہے کہی باہر چار کندھوں پر نا آئے" تسنیم بیگم کا اندازِ کلام مقابل بیٹھے انسان کی پیشانی پر بل لاتا گیا

ناول کلب
Clubb of Quality Content

ان کی گفتگو کے دوران ہی کمرے کا دروازہ کھلا۔۔ مسکراتے براق کے قدم باہر نکلتے ہاتھ جھاڑتی یشفہ کا روپ ان کے پیروں کے نیچے سے زمین ہلا گیا

"براق جاؤ روم میں جاؤ"۔۔ گال سہلاتے حکم دیا۔۔ ننھا بچہ کھلکھلاتے وہاں سے جا چکا۔

"ہابیل کہاں ہے ؟؟" وہ تیز قدموں سے فکرانہ انداز میں یشفہ کے قریب ہوئے

"اس گھر میں بہت خوفیا دروازے ہیں لیکن اس کمرے میں نہیں لہذا اندر ہی ہے آپکا چشم و چراغ۔۔" ہاتھوں کی آستین ٹھیک کرتے معنی خیزی سے مسکراتے کہا

"بابر بابر بابرررر۔۔ جاؤ اندر دیکھو۔۔ دیکھو ہابیل کو" وہ ہانپتے چلاتے پکارنے لگے حکم سنتے ہی دراز قد بھاری جسامت کے دو بوڈی گارڈ تیزی سے بابر کے ساتھ کمرے کی جانب لپکے۔۔

اگلے لمحوں میں گارڈ کے سہارے وہ جھکتا چلتا لڑکھڑاتا کمرے سے باہر آیا۔۔ جبکہ جیکٹ بابر ہاتھوں میں لیے انکے مخالف نکلا

"ہابیل ہابیل"۔۔۔ سلیم سلطان ہانپتے اس جانب بڑھے۔۔ اس کے چہرے پر ہونٹ کی جانب اور پیشانی سے ہلکا خون بہہ رہا تھا جبکہ سر پر ہاتھ رکھا ہابیل ایک درد کے عالم میں موجود تھا

"زندہ ہے ابھی۔۔زندہ ہے۔۔"وہ قدم باقدم ان کے قریب ہوئی

"آج صرف براق کو نقصان پہنچانے کا خیال ظاہر کرنے پر اس کی یہ حالت کی ہے۔۔۔اگر میرے بھانجے کو خراش پہنچانے کی کوشش کی تو اسے کس مقام تک پہنچا سکتی ہوں آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔چار کندھوں پر بھی جانے کے قابل نہیں چھوڑونگی"غصہ سے لبریز لہجہ مگر تسلی کن انداز لیے کہا۔۔

"وکیل ہوں لیکن خود کا بچاؤ کیسے کرنا ہے یہ بہت اچھے سے سیکھا ہے میں نے"یشفہ کی آنکھوں کی چمک کچھ اور تھی

"اور ایک اور بات یہ میرا گھر ہے کسی کا ذاتی اڈا یا خریدی ہوئی عدالتیں نہیں کہ جس کا جب من کیا منہ اٹھا کر آ جائیگا آئندہ یہاں آنے کی غلطی مت کیجیے گا آوٹ"چٹکی بجاتے تیوری چڑھائی

وہ بس غصہ پیتے بغیر لفظ کہے گردن ہامی میں ہلاتے نکلتے گئے۔۔"قیمت چکانی نا پڑ جائے اسکی"۔۔

"آپ سے سودے کرنے کی عادت ہے اب مجھے"۔۔وہ یشفہ تھی جواب دینا فرض سمجھتی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم کیا اس کے مرنے کا انتظار کر رہے ہو جاؤ۔۔گاڑی میں بیٹھاو اسے۔۔گھر پر ڈاکٹر بلواو" وہ بابر پر چلاتے باہر کی جانب ہوئے

ان کے نکلتے ہی پیچھے ٹیبل پر رکھا پانی لمحوں میں حلق میں اتارا پھر کہا۔۔

ائی ایم سوری آپ کا مہنگا گلدان توڑ دیا میں نے اس کے سر پر۔۔"

"کیا ضرورت ہے تمہیں اتنی ہمت دکھانے کی۔۔تم جانوروں سے الجھ رہی ہو یہ انسانوں کی طرح معاملات نہیں دیکھتے۔۔جان لینا ان کے لیے صبح شام کے چائے کی طرح ہے اور تم ان جیسے لوگوں سے مقابلہ کرنے کھڑی ہو۔۔" تسنیم بیگم اب مکمل گھبرا گئی تھی

"میں خاموش تھی ناسب کچھ ایک قانون کے تحت لے کر چل رہی تھی لیکن اگر وہ براق کو انوالو کریں گے تو پھر میں کچھ بھی نہیں دیکھوں گی جان جاتی ہیں تو جائے فرق نہیں پڑتا"

"مجھے پڑتا ہے"۔۔وہ چلائی۔۔

"سنا تم نے، مجھے فرق پڑتا ہے تمہیں خراش بھی آتی ہے تو مجھے فرق پڑتا ہے۔۔تم بیٹی ہو عورت ہو یشفہ ان مردوں کا مقابلہ تم اکیلے نہیں کر سکتی" تسنیم بیگم اسے بازوں سے پکڑے کہنے لگی

Clubb of Quality Content

"مرد ہی تو نہیں ہے یہ، مردوں کے روپ میں کم ظرف روحیں ہے بس، لہذا مرد نہ کہے انہیں"۔۔غصہ چہرے پر واضح ہونے لگا

"عزت کے پجاری ہیں یہ لوگ۔۔جو اپنا جرم چھپانے اور رتبہ بچانے کے لیے عورتوں کو نشانہ بنائیں انھیں مرد نہیں کہتے"۔۔

"نا یہ مرد ہیں اور نا وہ جو عدالت میں کالے کوٹ کے پیچھے چوریاں ڈالے بیٹھے ہیں، حق و انصاف کو پیسوں کے تیجوڑیوں سے تولتے ہیں۔۔جو ان جیسے کے آگے اپنا ایمان و ضمیر بیچ دیتے ہیں"۔۔اسکا لہجہ جذبے سے بھرپور تھا

"اس لیے مجھے ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نا آپ کو گھبرانے کی آپ میری طاقت ہے مما آپ کمزور ہوئی تو میں بے بس ہو جاؤنگی" وہ ماں کے کندھے پر ہاتھ رکھے پھر انکا چہرہ ہتھیلی سے سہلانے لگی

"براق کا سوچو یشفہ "انھوں نے گویا اسکی کلیجے پر چھڑی رکھی وہ اسی موضوع سے بچنا چاہتی تھی

"بس اسی کا ہی تو سوچ کر رک جاتی ہوں"۔۔

"تمھارا کوئی فیصلہ اس ننھی جان پر عذاب نا بن جائے"۔۔انکا لہجہ نہایت افسردہ تھا

"نہیں بنے گا" وہ یہی کہہ سکتی تھی

"اس کی جھلک میں دیکھ چکی ہوں اگر اسے کچھ ہوا تو شاید میں بھی تمہیں معاف نا کرو۔۔ہابیل کی سزا کو اپنی انا کا مسئلہ نا بناو۔۔تم بھی اس کی طرح انا اور غرور میں اس سے الجھ رہی ہو۔۔فرق کرو اس میں اور خود میں" وہ کہتے اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

یشفہ نے صوفے پر بیٹھے سر پیچھے ٹکایا۔۔پھر فون پر باسل کا نمبر ڈائل کیے اس کال ملائی نمبر مصروف تھا۔۔

فون رکھ دیا۔۔

یشفہ نے عافیہ رضا کے نمبر پر کال لگانا شروع کی۔۔دوسری کال پر فون اٹھالیا گیا

"عافیہ مجھے علیزے کا نمبر چاہیے اٹس امپورٹنٹ"۔۔رسمی سلام کے بعد کہا

"بالکل جتنا جلدی ہو"۔۔جواباً کہتے وہ ناخن سے موبائل کی اسکرین پر ٹیپ کرتے انتظار کرنے لگی۔۔اگلے منٹ سے نمبر موصول ہو چکا اس نے فوراً اس نمبر پر ایک ٹیکسٹ میسج کیا۔۔

"Hi Alizey, this is Yashfa. I'm a lawyer based in
Pakistan. I'd like to discuss an important case

with you. Please get in touch whenever it's
".convenient for you

ایک بوجھ اسے اپنے کندھوں سے زیادہ اپنے دل پر محسوس ہونے لگا اس کی زرا سی ہمت براق اور اسکی ماں کا تعارف دشمن سے کرواچکی تھی۔۔وہ مضبوط تھی لیکن آخر عورت تھی۔۔ہابیل سلطان سے دشمنی اب سے گہری کھائی سی معلوم ہونے لگی ایک ایسا انسان جیسے انا پرست کہنا شاید چھوٹا لفظ ہو، خود سے محبت اور خودی پر مٹنے والا وجود جو اکثر دوسروں کو روندتے ہوئے آگے بڑھنے کو خود کی شخصیت سمجھ بیٹھا تھا۔۔

یشفہ داؤد قابل ضرور تھی مگر اس بار اس کا تصادم ایک الگ قہر کا حامل تھا، ابھی تو بہت راز افشاں ہونے تھے، کئی بھید کھلنے تھے، کئی زندگیوں نے ایک دبے معمۂ کی حقیقت سے آشنا ہونا تھا۔

یہ جو خاموشی میں لپٹے ہوئے راز ہیں
وقت آیا تو یہی شور مچادیں گے۔۔

oooooooooooooooooo

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آسمان نے سنہری اور زعفرانی رنگوں کا لباس اوڑھ رکھا تھا۔ سورج افق کے قریب ڈھل رہا تھا، جیسے دن کے تمام راز اور تھکن ایک لمحے میں سمٹ کر اس کی کرنوں میں گھل گئے ہوں۔ درختوں کی سائے لمبے اور نرم ہو گئے تھے، ہوا میں خنکی اور مٹی کی خوشبو گھل مل کر ایک عجیب سکون پیدا کر رہی تھی۔ دور کہیں پرندے اپنی شام کی پرواز میں افق کے سنہرے رنگوں کے ساتھ کھو رہے تھے، اور ہر منظر میں ایک خاموشی تھی، جو دل کی ہر دھڑکن کو اور قریب سے محسوس کروا رہی تھی۔

باسل نے گھر لوٹتے قدم منیبہ کی کمرے کی جانب کیے۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھے کتابیں پھیلائے مطالعہ کرنے میں مصروف تھی۔۔ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر ابھری، جیسے چند گھنٹے پہلے کا زخم دم بخود دبا گیا ہو۔

"صبح سے گئے تھے آپ بھائی۔۔انسان فون کر کے خبر ہی دے دیتا ہے" اس کے لہجے میں ناراضگی واضح تھی

"میں کچھ الجھا ہوا تھا بتانا بھول گیا"۔۔ باسل فوری طور پر معذرت کرتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ہر وقت کا یہی جملہ۔۔کسی ایک کام میں لگ کر اگلے دو سے بے نیازی اچھی نہیں ہے" وہ چڑتے بولی

"ہمم جانتا ہوں"۔۔ہامی بھرتے گردن ہلائی

"سب جان کر بھی کوئی عمل نہیں کرتے آپ، بالکل بابا کی طرح۔۔" وہ غصے میں تھی، اور اسی احساس میں بے ساختہ یہ جملہ نکل گیا۔

"حد کرتی ہو منیبہ۔۔ تمہیں کتنی بار کہا یہ پاس رکھی چھڑی میں جسم میں مار دیا کرو لیکن اس انسان سے مجھے مت ملاؤ۔۔ تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا!" وہ اٹھتے چلایا۔۔

"موضوع مت بدلو۔۔ایک جملے کو نا پکڑو اور کیا غلط کہا ہے؟ وہ بھی یہی کرتے ہیں آپ بھی یہی کر رہے ہیں۔۔" اب منیبہ کی آواز تھوڑی بلند تھی

"خاموش ہو جاؤ! تم کیوں مجھے ان کے کردار کے آئینے دیکھاتی ہو۔۔ میں یہ کرتا ہوں تو تم کیا کرتی ہو؟ ہر بار، ہر بار جان کر ان کا ذکر میرے سامنے کرتی ہوں یہ ٹھیک ہے؟"۔۔

"کیوں نا کروں وہ میرے ماں باپ ہیں وہ ہمارے پیرنٹس ہیں۔۔ وہ" اسے روکا گیا

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"وہ کوئی نہیں میرے اور نا تمہارے جو ماں باپ اپنے مفاد و خواہش کے لیے اولاد کو چھوڑ جائے وہ پیرنٹس نہیں ہوتے، سنا تم نے! وہ کچھ نہیں لگتے"۔۔اس کی آنکھیں لال ہونے لگی۔۔

"نہیں ہوتی مجھے نفرت ان سے، آپ جیسا سخت دل نہیں ہیں میرے پاس، نا ہی آپ جیسی مصروفیات ہے، وہ میرے ہیں بھائی۔۔میں جب اکیلی ہوتی ہوں مجھے وہ یاد آتے ہیں۔۔میں نہیں کر سکتی خود کو ان کی یادوں سے الگ اس لیے ان کا ذکر ہو گا جب تک میں زندہ ہوں ان کا ذکر ہو گا"۔۔اب اس کی آواز روہانسی ہوئی

"کرو شوق سے کرو۔۔برباد کر دو خود کو ان کے پیچھے۔۔جنہیں یہ بھی نہیں معلوم ہو گا کہ ہم زندہ بھی ہے یا نہیں۔۔"وہ تیزی سی کہتے کمرے سے نکل گیا ایک زور سے پیچھے دروازے بند ہوا

پیچھے منیبہ کی چلاتی آواز دھیمی ہونے لگی۔۔

باسل اپنے کمرے میں داخل ہوا، دروازہ زور سے بند کیا اور جیکٹ بے ترتیب بیڈ پر پھینک دی۔کمرے کی روشنی مدھم تھی، صرف کھڑکی سے دھندلا سا سورج کا رنگین عکس زمین پر پڑ رہا تھا۔صوفے پر بیٹھتے ہی اس نے گہری سانس لی، دل میں ایک عجیب بھاری پن محسوس

ہوا۔دن کے تمام کرب اور منیبہ کے تیز لہجے کی بازگشت اب بھی اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

اس نے کھڑکی کے پاس جاکر باہر کا منظر دیکھا۔آسمان سنہری اور زعفرانی دھبوں سے بھرا ہوا تھا،لیکن باسل کی نگاہ میں یہ رنگ محض خاموشی اور بے بسی کی تصویر بن گئے تھے۔ہوا ہلکی تھی،لیکن دل میں ایک طوفان سا اٹھ رہا تھا،

کمرے کی تنہائی میں باسل کا چہرہ سخت اور سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔اس کی آنکھوں میں غصہ، ندامت اور ایک اندرونی کشمکش سب ایک ساتھ جھلک رہی تھی۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا رہا،اپنے خیالات کے گہرے سمندر میں ڈوبا ہوا،اور ہر سانس کے ساتھ جیسے اپنی ذات کے اور منیبہ کے درمیان پیدا ہونے والی دیوار کو محسوس کر رہا تھا۔۔جب ہی فون کی آواز پر اس جناب متوجہ ہوا۔۔

"میں علیزے سے ملنا چاہتی ہو۔۔کسی بھی قیمت پر تم اسے جانتے ہو تو مجھے اس کے بارے میں کل مل کر بتاؤ"یشفہ کی طرف سے میسج کیا گیا تھا۔۔

ایک اور قہر باسل نے انگلیوں سر کے بالوں میں گھماتے چہرہ گھٹنوں پر ٹکا دیا۔

اگلے ہی لمحے یشفہ سے لے کر باسل کی ملاقات کا ہر لمحہ اس کے ذہن میں ابھرنے لگا۔۔ لمبی سانس لیے وارڈروب سے کپڑے نکالتے وہ واش روم کی جانب بڑھا۔۔

oooooooooooooooooo

ہابیل اپنی گاڑی میں موجود تھا۔پیشانی کے کنارے پر ہلکی سفید پٹی لگی تھی، جبکہ ہونٹ کا کنارہ بھی مکمل طور پر نا بھرا تھا، سگرٹ کے کش لگاتے گاڑی نیم رفتار میں سڑک پر چل رہی تھی۔۔ شیشے بند ہونے کے باعث سگرٹ کا دھواں گاڑی کے ہر کونے میں پیوست ہوتا جارہا تھا۔۔ میوزک فل ولیوم میں تھا۔۔فون کی گھنٹی کی آواز بامشکل اس کے کانوں میں پڑی۔۔ یکدم فون کی چمکتی اسکرین پر نام دیکھا جھٹ سے گاڑی روکی، میوزک اوف کرتے کال ریسیو کی۔۔

"?Hello I am laina,habeel is there"

مقابل کی میٹھی، نازک سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"ہاں بولو علیزے میں ہی ہوں" جملے کے جواب پر مقابل اگلے لمحہ ضایع کیے بغیر کہنے گی

"تم نے کیوں مجھ سے رابطے کی کوشش کی ہے ہابیل؟ میں نے تمہیں منع کیا تھانا؟" غصہ واضح تھا۔

"مجھے تمہاری ضرورت ہے" ہابیل نے چند لفظ آہستگی سے ادا کیے۔۔

"پلیز اب مجھے کسی نئے دلدل میں پھنسانے کی کوشش مت کرو" وہ دبی آواز میں چلائی

"نئے نہیں۔۔ پرانے ہی طوفان کی راکھ دوبارہ اڑنے کو ہیں"۔۔ ہابیل کا لہجہ قدرے نرم تھا

"کیا مطلب؟ یہ پہیلیاں کیوں سنا رہے ہو؟ صاف بتاؤ، کیا بات ہے؟" علیزے کی آواز میں بے چینی ابھرنے لگی

"تم پاکستان آؤ میں تمہیں سب بتاؤں گا۔۔" وہ نرمی سے جوابدہ ہوا

"یشفہ کون ہے؟" وہ سوال ہابیل کے طبق روشن کر گیا

"کیا نام لیا تم نے؟ کیا۔۔ کیا پوچھا؟" حیرت سے پوچھا

"میں نے کہا یشفہ کون ہے؟" علیزے نے اپنا سوال دہرایا

"تم اس کا ذکر کیوں کر رہی ہوں؟"۔۔

"اس نے مجھ سے رابطے کی کوشش کی ہے۔۔ پاکستان سے کوئی لڑکی اچانک اتنے ماہ بعد مجھ سے رابطہ کرتی ہے جیسے میں جانتی بھی نہیں ہوں۔۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ وکیل ہے، میرا نام تک جانتی ہے۔۔"۔۔ علیزے کی باتیں ہابیل کا خون کھولنے کا کام کر رہی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور اسی دن تم مجھ سے رابطہ کرتے ہو؟ کیا کیا تم نے دوبارہ؟" بات کے اختتام لہجے میں جھنجھلاہٹ آنے لگی

"یہ لڑکی اس حد تک جائے گی میں نے سوچا تھا اس کو اب میں بتاؤنگا ہابیل سلطان کون ہے۔۔تم کل پاکستان پہنچو۔۔مل کر بات کرتے ہیں۔۔"

ہابیل کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔غصے میں اس نے فون زور سے سائڈ سیٹ پر پھینکا اور پہلے سے کہیں زیادہ تیز رفتار میں گاڑی دوڑاتے ہوئے سڑک کو چیرنے لگا۔سڑک سیدھی تھی اور رات کے باعث اکا دکا گاڑیاں ہی موجود تھیں، مگر ہابیل کی گاڑی ایک کے بعد ایک کو پیچھے چھوڑتی برق رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھی۔غصہ، جنون اور بدلے کی آگ بیک وقت اس کے وجود پر طاری ہو چکی تھی۔

سامنے آتے ٹرک کو دیکھ کر اس نے زور سے بریک لگائی۔گاڑی بے قابو ہو کر ایک جھٹکے سے رک گئی۔

اس کا سر اسٹیئرنگ سے زور سے ٹکرایا، اور زخم سے دوبارہ خون بہنے لگا۔

"اب تم پر نہیں۔۔تمہاری روح پر وار کروں گا میں، یشفہ داؤد۔بہت شوق ہے تمہیں مجھ سے الجھنے کا، لیٹس اسٹارٹ دی گیم۔"

Clubb of Quality Content!

معمہ ٔ قتل کا پردہ اب کھل چکا تھا،

اس کہانی کا ہر کردار اب منظر عام پر آ چکا تھا، چھپی شخصیات کی حقیقت عیاں اور ہر راز کی دھند چھٹ چکی تھی۔ہابیل کے قدم اب اس کھیل کے آخری موڑ کی جانب بڑھ رہے تھے، گویا سب کچھ اب ایک لمحے کی صیاد تھی۔۔معمہ قتل کے افشاں ہونے کی شروعات۔۔

oooooooooooooooooo

ختم باب سوم

معمہ ٔ قتل از قلم منزہ حسن

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب چہارم کے لیے انتظار کریں۔۔۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842